دل کی بیماریوں کا علاج

شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ٭

جو معاملات قرآن کریم کی روشنی میں جائز نظر نہ آئیں وہ بے سود اور لاحاصل ہیں۔ اور وہ خواہشیں جن کو نبوت کی سند جواز حاصل نہ ہو، وہ محض باطل ہیں۔ اور وہ طریقے جو دین کے راستے سے مختلف ہیں، وہ مطلق ضلالت اور گمراہی ہیں۔ اور وہ کوششیں جو دین کی راہنمائی کے سوا ہوں، وہ مردود ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَدْخَلَ فِیْ دِیْنِنَا مَا لَیْسَ مِنَّا فَھُوَ مَرْدُوْدٌ، جس نے ہمارے دین میں وہ بات داخل کی جس کا ثبوت ہم سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

خلوص اور تعلق بالقرآن

تمھارے معاملات میں جب تک خلوص نہ ہو قرآن کریم کی رو سے وہ قابل قبول نہیں ہیں۔ خلوص کا مقام درد بھرا دلؑ ہے۔ اور جہاں کہیں اخلاص کی خوشبو پائی جاتی ہے قرآن کریم خوش خبری دیتا ہے، خواہ وہ جنات کے حق میں ہو یا انسان کے۔ چنانچہ سورہ الجن میں فرمایا:

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط (۷۲:۱-۲) انھوں نے کہا ہم نے قرآن کو سنا عجیب کلام ہے جو سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔

وہ لوگ جو طالبان حق ہیں ان کے زخمی دل کا مرہم قرآن ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا (بنی اسرائیل ۱۷:۸۲)

اور ہم قرآن سے وہ انوار نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

سالکان دین کا رہبر قرآن پاک ہی ہے۔ کیونکہ فرمایا: یَهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ (الجن ۷۲:۲) یعنی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اور جب کسی کو قرآن کی رہبری حاصل ہو گئی تو اگر کوہ قاف بھی اس کے سینے کا پیوند ہو تو جھکنے پر مجبور ہو جائے گا۔

٭ معروف صوفی بزرگ (متوفی ۱۳۸۱ء)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط (الحشر ۵۹:۲۱) اگر ہم قرآن کو پہاڑ پر اتارتے تو تم یقیناً دیکھتے کہ وہ خدا کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا۔

پس جس کام کی اجازت قرآن نہیں دیتا وہ راہ دین کی راہ نہیں ہے۔ وہ تو مطلق نابینائی ہے۔ برج قدیم سے جو آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ پہلے آسمان دل پر چمکتا ہے۔ اس لیے سورہ ق میں فرمایا:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ○ (۵۰:۳۷) البتہ قرآن کریم میں دل اور کان رکھنے والوں کے لیے اللہ کا ذکر ہے اور وہ اس کے گواہ ہیں۔

شریعت پر عمل

شریعت کے راستے کے شہ سوار زندہ روحوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کی باتیں سراسر زندگی سے عبارت ہوتی ہیں اور ان کی زندگیاں غم و اندوہ کے باوجود پاک و صاف ہوتی ہیں۔ ان کو حزن و ملال سے بے قراری نہیں ہوتی۔ اور وہ دنیا والوں کے لیے باعث رافت و راحت ہوتے ہیں۔ ان کے درخت محبت کے پھلوں سے سب مستفید ہوتے ہیں۔ ان کی کوئی بات مسترد نہیں ہوتی کیونکہ وہ غلط افکار اور رسوم سے دست بردار ہوتے ہیں اوز خواہشات نفس کو تیغ انکار سے ختم کر دیتے ہیں۔ اور جب تک ایسا نہ کیا جائے تمھارے دل کی گہرائی سے حکمت کے چشمے کبھی نہیں پھوٹیں گے اور علم حقیقی کا لطف تم کو حاصل نہ ہو گا۔

فکر آخرت

اسے یاد رکھو کہ جس کے دل کی آنکھ آج روشن نہ ہوئی' کل بھی نہ ہو گی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل ۱۷:۷۲) اور جو معرفت حق سے یہاں نابینا ہے وہ آخرت میں بھی خدا کے دیدار سے نابینا رہے گا۔

اے بھائی' اس دن کو یاد رکھو جس دن دلوں کے پرکھنے والے دلوں کی کسوٹی پر پرکھیں گے اور جو کچھ سینوں میں ہے آشکار ہو جائے گا۔ اور تحقیق کرنے والوں کو دلوں پر مقرر کر دیا جائے گا تاکہ ہر ایک کے باطن سے تمام چیزیں نکال کر محفل قیامت میں پیش کر دیں۔ یہ لوگ جانچ پڑتال کے بعد کہیں گے "خدایا! ہم نے کسی جگہ بھی عہد کی وفاداری نہیں پائی۔ ارشاد ہو گا: قلب من لا عهد له (جس سینے میں ہمارے دین کی وفا کا عہد نہیں ہے وہ ہمارے پاس آنے سے روک دیا جائے) اور اس طرح روک دیا جائے کہ کبھی ارے پاس نہ پھٹکنے دیا جائے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

نقد تو چوں ترا بر انگیز ند — جملہ در گردن تو آویز ند
بوتہ خود گویدت چو با دودی — کہ زری یا مس زر اند ودی

جب قیامت کے دن تم کو اٹھائیں گے تو تمھارے اعمال کا دفتر تمھاری گردن میں لٹکا دیں گے۔ جب تمھارے سونے کو پگھلایا جائے گا تو اس کا دھواں خود بتا دے گا کہ تم خالص سونا ہو یا تانبا ملا ہوا ہے۔

اتباع رسولؐ

اے بھائی، اب اٹھ بیٹھو، ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے اور اخلاق کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے کا موقع نہیں ہے۔ اس ذلت کی مصیبت میں خود پرستی عزت نہیں ہے اور تقدیر کی شاہراہ پر سجدۂ تسلیم بجالانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور ہر شخص کو ہوا و ہوس کے پیچھے چلنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور کسی کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں ہرگز کوئی نقصان نہیں ہے۔ مناجات ؎

خدایا نور دل ہمراہ ما کن — محمدؐ را شفاعت خواہ ما کن
دل و جان را فدائے راہ او کن — بہ تقویٰ روے در درگاہ او کن
بہ عقبیٰ دم بوقت پاک او زن — بہ دنیا دست در فتراک او زن

یا الٰہا میرے دل کو نور سے منور کر دے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا شفیع بنا دے۔ میرے دل و جان کو ان کے نقش قدم پر قربان کر دے۔ پرہیزگاری کے ساتھ میرا منہ ان کے دربار کی طرف پھیر دے۔ عقبیٰ میں ان کا نام لینے کی توفیق دے۔ دنیا میں بھی ان کا دامن ہمارے ہاتھ میں رکھ۔

خواجہ عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مثنوی ؎

زکونین ارشوی پاک و مجرد — نہ یابی راہ جز نور محمدؐ
اگر راہ محمدؐ را چو خاکی — دو عالم خاک گروندت ز پاکی
وگرتہ فلسفی، گو دور می باش — زعقل و زیرکی مہجور می باش
بہ عقل ار نقش این دیوار بندی — میان گبر گان زنار بندی

اگر دونوں جہان سے تو کنارہ بھی کر لے تو بغیر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی راستہ نہ پائے گا۔ اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کی خاک ہو جائے، تو تیری پاکی کے مقابلے میں دونوں جہاں خاک ہو جائیں۔ اور اگر تو فلسفی ہے تو دور ہو جا اور اپنی عقل و خرد کے پردوں میں مجبور پڑا رہ۔ اگر اس دیوار معرفت پر اپنی عقل و سمجھ سے گل بوٹے بنائے گا تو آتش پرست ہو کر زنار باندھنے لگے گا۔

علم دین کا حصول

حاصل کلام: ہر وہ معاملہ جو بغیر علم کے ہے، باطل ہے۔ اور ہر وہ ریاضت و مجاہدہ جو فتوائے شریعت

کے خلاف ہے' ضلالت و گمراہی ہے اور شیطان کا دین و مذہب ہے۔ یاد رکھو' نیک بختیوں کے تمام دروازے معرفت کے حق میں علم ہی سے پہچانے جا سکتے ہیں۔ دین و سلطنت کی عظمت کے اسرار' اسلام اور دعوت انبیا کی عزت' اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور نشانیوں کی شناخت' معصوموں کی پاک دامنی کے مرتبے' مقربان بارگاہ الٰہی کے مختلف درجات' ذریت آدم کی فطرت کے راز' معیوب لوگوں کے عیبوں کے بھید' ایمان والوں کے حقوق' شریعت کی تعظیم' احکامات کی بجاآوری اور منہیات سے پرہیز' یہ تمام باتیں علم ہی کے ذریعے پہچانی جا سکتی ہیں' اور علم ہی کے میدان میں پائی جا سکتی ہیں۔ جب تک انسان اپنی جہالت کے بیابان سے باہر نہیں نکلتا اور علم کے سبزہ زار میں قدم نہیں رکھتا' ایمان کی یہ سعادتیں اس میں ظاہر نہیں ہوتیں۔

دیکھو' بارگاہ خداوندی میں صفت جہالت سے بڑھ کر کوئی ذلیل اور دشمن نہیں اور درگاہ خداوندی تک پہنچنے کا علم کے راستے سے نزدیک تر اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ وَالْعِلْمُ بَابُ اللّٰهِ الْاَقْرَبُ وَالْجَهْلُ اَعْظَمُ حِجَابًا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ (اور علم اللہ تعالیٰ کا قریب ترین دروازہ ہے اور جہالت تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے)۔ جس طرح علم دین تمام سعادتوں کا میدان ہے' اسی طرح جہالت تمام گمراہیوں کی وادی ہے۔ بدبختیاں اور شقاوتیں جہالت کی اسی وادی میں پھولتی پھلتی ہیں۔ اور یہ جہالت وہ وادی ہے جس میں غلبہ کفر' بنیاد ایمان کی تخریب' احکام شریعت کو اوچھا اور ہلکا سمجھنا' شیطان کی دوستی' پیغمبروں اور صدیقوں کی اتباع سے بیزاری اور بیگانگی' اور اس طرح کی ہزاروں بدبختیاں پیدا ہوتی ہیں اور ان کے پودے نشوونما پاتے ہیں۔

مجاہدہ نفس

اے بھائی' وہ فرما رہے ہیں: وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط (الحج ۲۲: ۷۸) (خدا کی راہ جہاد کا حق ادا کرو) تم اپنے نفس کے کوچے میں قدم نہ رکھو کیونکہ وہاں خودبینی کا داروغہ تمھیں پکڑ لے گا۔ ہماری گلی میں آ جاؤ۔ تم ہمارے عزیز ہو۔ تم گرے پڑے تھے ہم نے تمھیں اٹھایا۔ تم کم ہمت تھے' ہم نے تم کو نوازا۔ اگر تم اپنی گلی میں قدم رکھو تو زخم و تکلیف سے تمھیں ہرگز نجات نہ ملے گی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اپنی ہی گلی میں پڑے رہو تو یاد رکھو اپنی ساری پونجی گنوا دو گے اور کوئی نفع ہاتھ نہ آئے گا۔ کسی دل جلے نے کہا ہے۔ رباعی ؎

با عشق جمال ما اگر ہم نفسی — یک حرف بس است اگر بدین در تو کسی
تا با تو توئی تست درِ ما نہ رسی — درِ ما تو گہے رسی کہ ازخود بہ رسی

اگر تو ہمارے حسن و جمال کا عاشق ہے تو تیرے لیے بس یہی ایک بات کافی ہے اگر تو سمجھ دار ہے۔ جب تک تیری خودی تیرے ساتھ ہے' ہمارے دروازے پر نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارے دروازے پر تو اس وقت پہنچے گا جب اپنی خودی سے